حکمتِ سیّد مودودیؒ

مُسلمانوں کی دوہری غلامی

مسلمان آج کل اسی دوہری غلامی میں بتلا ہیں۔ کہیں دونوں قسم کی خامیاں پوری طرح مسلط ہیں اور کہیں سیاسی غلامی کم اور ذہنی غلامی زیادہ ہے۔ بدقسمتی سے اس وقت کوئی اسلامی آبادی ایسی نہیں ہے جو صحیح معنوں میں سیاسی اور ذہنی اعتبار سے پوری طرح آزاد ہو۔ جہاں ان کو سیاسی استقلال اور خود اختیاری حاصل بھی ہے، وہاں وہ ذہنی غلامی سے آزاد نہیں ہیں۔ ان کے مدرسے، ان کے دفتر، ان کے بازار، ان کی انجمنیں، ان کے گھر، حتیٰ کہ ان کے جسم تک اپنی زبانِ حال سے شہادت دے رہے ہیں کہ ان پر مغرب کی تہذیب، مغرب کے افکار، مغرب کے علوم و فنون حکمراں ہیں۔ وہ مغرب کے دماغ سے سوچتے ہیں، مغرب کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مغرب کی بنائی ہوئی راہوں پر چلتے ہیں۔ خواہ ان کو اس کا شعور ہو یا نہ ہو، بہرصورت یہ مفروضہ ان کے دماغوں پر مسلط ہے کہ حق وہ ہے جس کو مغرب حق سمجھتا ہے اور باطل وہ ہے جس کو مغرب نے باطل قرار دیا ہے۔ حق، صداقت، تہذیب، اخلاق، انسانیت، شائستگی، ہر ایک کا معیار ان کے نزدیک وہی ہے جو مغرب نے مقرر کر رکھا ہے۔ اپنے دین و ایمان، اپنے افکار و تخیلات، اپنی تہذیب و شائستگی، اپنے اخلاق و آداب۔ سب کو اسی معیار پر جانچتے ہیں۔ جو چیز اس معیار پر پوری اترتی ہے اسے درست سمجھتے ہیں، مطمئن ہوتے ہیں، فخر کرتے ہیں کہ ہماری فلاں چیز مغرب کے معیار پر پوری اتر آئی اور جو چیز اس معیار پر پوری نہیں اترتی اسے شعوری یا غیر شعوری طور پر غلط مان لیتے ہیں۔ کوئی علانیہ اس کو ٹھکرا دیتا ہے، کوئی دل میں گھٹتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح کھینچ تان کر اسے مغربی معیار کے مطابق کر دے۔